بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸



بدر

بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

قیمت خاص معاونین خود بخود صہ رو پے ر۔ سالانہ عطا کیا کرتے ہین۔ عام قیمت عہ۔ سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماوین۔ بخوشی قبول کیا جائے گا۔ ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان اور خط وکتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے
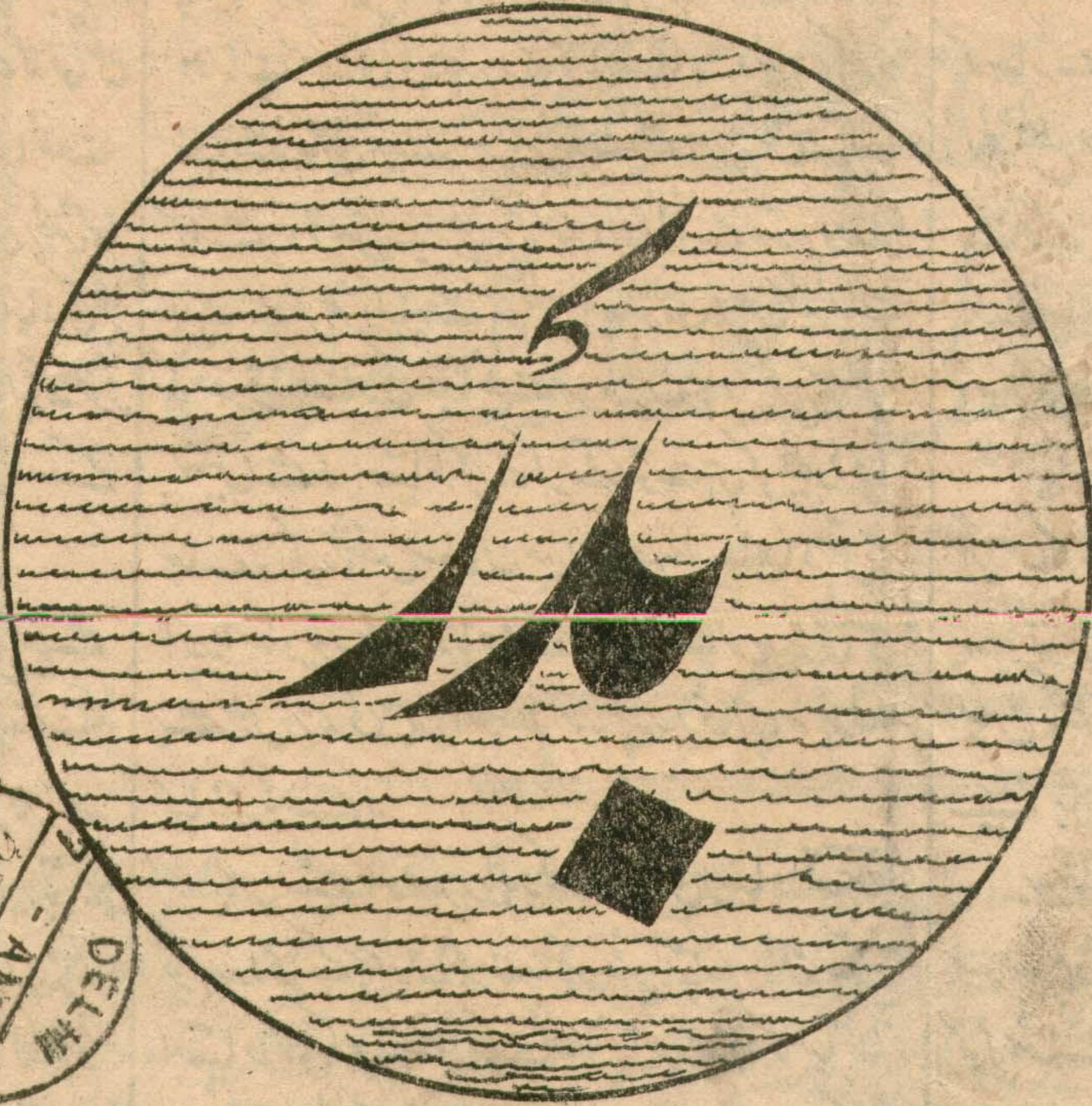
چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی تو

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۵ | ۲۸ صفر سنہ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۔ ۴ مئی سنہ ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۳

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

ایڈیٹر ۔ مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

# حضرت مسیح موعود کا وعظ

(بروز جمعہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء)

## احمدیہ مریضان و شہیدان کیساتھ ہم کیا سلوک کرین؟

اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیمارون اور شہیدون کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو۔ تم مین اس وقت دو اخوتین جمع ہو چکی ہین۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوۃ ہے۔ پھر ان دو اخوتون کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو۔ تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ مین سمجھتا ہون۔ کہ جن لوگون کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہین۔ ان مین ایسے موقعہ پر سرد مہری نہین ہوتی۔ جن لوگون مین یہ سرد مہری ہوتی ہے۔ وہ دو باتون کا لحاظ نہین رکھتے۔

### افراط اور تفریط

کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جاوے تو ایسی شکایت پیدا نہ ہو۔ جبکہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ کا حکم ہے۔ تو پھر ایسے مردون سے گریز کیوں کیا جاوے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جاوے اور وہ پکار کر فریاد کرے۔ تو جیسے یہ گناہ ہے۔ کہ محض اس خیال سے کہ مین نہ جل جاؤن۔ اس مکان کو اور اس مین رہنے والون کو جلنے نہ دے۔ اور جا کر آگ بجھانے مین مدد نہ دے۔ ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے۔ کہ ایسی بے احتیاطی سے اس مین کود پڑے۔ کہ خود جل جاوے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے۔ کہ آگ بجھانے مین اس کی مدد کرے۔

پس اسی طریق پر یہان بھی سلوک ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے۔ کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس مین بھائی ہین۔ ایسی صورت مین کہ تم مین اسلامی اخوت قائم ہو۔ اور پھر اس سلسلہ مین ہونے کی وجہ سے دوہری اخوت بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی۔ کہ کوئی شخص مصیبت مین گرفتار ہو۔ اور قضائے قدر سے اسے ماتم پیش آجاوے۔ تو دوسرا تجہیز و تکفین مین بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء نہین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنگ مین شہید ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو مین یقین نہین رکھتا کہ صحابہ انہین چھوڑ کر چلے جاتے ہون۔ یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہو جاتے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاوین

مین سمجھتا ہون کہ ایسی واردتون کے وقت ہمدردی بھی ہوسکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل مین لائی جاسکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہین۔ کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے۔ ہان جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہان ایسا مرکز دبا کا ہو۔ کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو وہان احتیاط کرے۔ یہی مناسب ہے۔ لیکن اس

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

کے بھی یہ معنے نہیں کہ ہمدردی چھوڑ دے خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ انسان ایک میت سے اسقدر بُعد اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو اور پھر اسکے ساتھ جماعت کی ذلت ہو خوب یاد رکھو کہ ہرگز اہانت کو نہیں کرنا چاہیے جبکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں باہم بھائی بنایا ہے پھر نفرت اور بُعد کیوں ہو سکتا ہے اگر وہ بھی مرے گا تو اسکی بھی کوئی خبر نہ لے گا اور اسطرح پر اخوت کے حقوق تلف ہو جائینگے۔ خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پروا نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیزوں سے بچ سکتے ہو جبتک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپکو کارآمد انسان نہ بنالے اُسوقت تک اللہ تعالیٰ اُسکی کچھ پروا نہیں کرتا خواہ ہزار بھاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں وہ پرہیز نہیں کرتے؟ میں نے سُنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ نرا پرہیز کوئی چیز نہیں جبتک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ پس یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہینگے خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب ہو گیا ہے کب تک جاری رہے لیکن مجھے یہی بتایا گیا ہے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اللہ تعالیٰ کبھی حالت قوم میں تبدیلی نہ کریگا جبتک لوگ دلوں میں تبدیلی نہ کرینگے۔ ان باتوں کو سنکر یونہی ہر شخص جواب دینے کو طیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں استغفار بھی کرتے ہیں پھر کیوں مصائب اور ابتلا آجاتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھے وہی سعید ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہوتا ہے سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ناپا جاتا ہے یہ ٹھیک نہیں ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہیے اگر ایک تولہ کے بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہو گا اور اگر روٹی کے بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا اور پانی کے پیالہ کے بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں یہی حال اعمال کا ہے جبتک وہ اپنے پیمانہ پر نہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ ثابت شدہ ہے جسکو ہم بدل نہیں سکتے ہیں یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہو گا۔ پرہیز کرو جہاں تک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اُٹھ جاوے اور اسکے ساتھ ہی سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مُردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح نیکی ہے یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے اور یہ حق العباد کا ہے جو فرض ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لیے فرض کیا ہے اسی طرح اسکو بھی فرض ٹھیرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا جاوے۔ ایک شخص مسلمان ہو اور پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اسکو یوں چھوڑ دیا جاوے جیسا کتے کو یہ بڑی غلطی ہے جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی ہی نہ ہو وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقعہ پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جاوے تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پائیں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اُسکا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جاوے لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو احتیاط کی رعایت رکھ کر اسکی خبر گیری کرو اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کرکے صاف کپڑے بدل لے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ ...... فَسَادٍ الآیۃ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی زندگی سے اسقدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گذرے ہیں جو دین کے لیے شہید ہوئے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اُسے پانی تک نہ دینے جاوے۔

خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو بعض ملّا ایسے ہیں جنھوں نے صدہا طاعون سے مرے مُردوں کو غسل دیا ہے اور انھیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگجاتی ہے وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جاوے لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل ہونا اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھکر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی لیکن قضاء و قدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط کرو قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لیے نہیں ہے ایسا پرہیز اور بُعد جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں ہے ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔

یہ جماعت جسکو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہو گی میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن مجھے چونکہ سب سے ہمدردی ہے اسلیے اسے بھی بیان کرنا ضروری سمجھا۔

بہرحال باہم ہمدردی ہو اور اب میں اس دعا کیطرف متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اُٹھالے۔ آمین۔

---

## ضروری اعلان

### کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہر اشتہار آپکو پہنچا ہے

بخدمت جمیع برادران احمدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جب کوئی یہاں نیا اشتہار طبع ہوتا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ اس کو کثرت سے بیرونجات میں ارسال کیا جاوے۔ تو ہمیشہ ایسی فہرست کے طیار کرنے میں بہت وقت ہوتی ہے۔ جس کے مطابق خاطر خواہ تقسیم باہر ہو سکے ایسے موقع پر بڑے بڑے شہروں کو تو اشتہار روانہ ہو جاتے ہیں لیکن چھوٹے شہروں اور گاؤں میں اشتہارات کی روانگی عموماً رہ جاتی ہے۔ اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تو ایک مفصل فہرست طیار کرکے اس جگہ رکھی جاوے۔ جس میں ہر شہر اور گاؤں میں سے ایک ایک دوست کا نام بمعہ پتہ درج رہے۔ جو اپنے ذمہ اشتہارات کی تقسیم کو بخوشی قبول فرماویں۔ لیکن یہ کام بغیر احباب کی مدد کے نہیں ہو سکتا اور پہلی مدد یہ ہے۔ کہ سب دوست ہر گاؤں میں سے ایک خواندہ دوست کا نام و پتہ بمعہ ڈاکخانہ خوشخط لکھکر ارسال فرماویں۔ تاکہ ناموں کے رجسٹر میں درج کرنے میں غلطی نہ ہو

والسلام

خادم قوم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

# خدا اپنے تدبیر کی صداقت زور آور حملوں سے ظاہر کرتا ہے



اگرچہ یہ بات مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں اس بات کی قابلیت رکھدی ہوئی ہے کہ تہذیب نفس کے بعض مراتب کو وہ خود بخود اختیار کرے لیکن یہ قابلیت فطرتاً ہی ایک آسمانی رہنما کی محتاج ہوتی ہے۔ آنکھوں کے نور کا جوہر آفتاب کی روشنی کے بغیر بیکار اور گفتار و سمع جیسے ضروری قابلیتیں ہوا کے بغیر نکمی ہیں۔ جبتک کہ ایک مجسم اسوہ آسمان سے کمیشن یافتہ وقتاً فوقتاً مبعوث ہو کر انسانی اصلاح النفس کی قابلیتوں کو سیدھی راہ پر نہ لگائے۔ اور اس کی چشم تہذیب کو اپنے نور سے منور نہ کرے۔ اور اہل جہان سے خارج دست اور مستغنی ہو کر انہیں عارضی خیالات سے ہٹا کر حقیقی نیکی کیطرف قول و فعل سے ترغیب دے۔ اور عام و خاص کو انکی فہمید اور نا فہمیدہ سہوی غلط کاریوں سے نکالنے پر کمر ہمت نہ باندھے تو انسانی کشتی زمانہ کے پر شور و شر سمندر کے بھنور سے کنارہ عافیت اور نجات تک ہرگز پہنچ نہیں سکتی۔ مدنیت طبایع اپنے تمام حوائج اور ضروریات کے ایفاء اور انکو حسن تربیت اور حسن ادب سے حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے ایک ایسے بصیر آسمانی رہنما کی حاجتمند ہے۔ جو منصب رہنمائی میں خداوند تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو۔ اور اپنے صدق عہدہ پر سچے دل سے مطمئن ہو۔ اور مرتبہ انقطاع تک پہنچا ہوا ہو۔ اور شرف مکالمہ الہیہ میں تمام موجودہ جہان پر فوقیت رکھتا ہو۔ نری انکل بازیوں اور سطحی خام فلسفہ کی ٹھکرائی ہوئی ناؤ میں ہی سوار نہ ہو۔ اور حوادث ارضی و علوم سفلی و تجربہ کے نتیجوں پر اپنے ہادی بننے کا مدار نہ رکھتا ہو۔ اور تائیدات الہیہ اور نشانات سماویہ کا لشکر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ اور جو اعلیٰ اخلاق سکھلانے کا پیش لیکر آیا ہو اُن میں سب سے بڑھ کر خود عملی نمونہ ہو +

یہی لوگ اور اصل روحانیت کی موسمی اور بروقت بارش ہوتے ہیں۔ بارش ہر جگہ برستی ہے لیکن اسکا عمل ہر زمین کے استعداد کے موافق مختلف ہوتا ہے۔ اُن کا زمانہ ایک نئے دور کی ابتدا ہوتی ہے۔ انکا آنا روحانی سرسبزی اور آبادی کو ساتھ لاتا ہے۔ اور ہستی انسان کے لق و دق جنگل کو طرح طرح کے تصادم اور بدادا سے کانٹ چھانٹ کرتا ہوا نیکی بو دینے کیلئے زمین طیار اور تخم ریزی کرتا ہے۔ اس موسم بہار کی نکہت روحوں کو حقیقی تازگی بخشتی ہے اور نیکی کے جوہروں کے گلستان اور نخلستان میں طرح طرح کے نشاء الٰہی ان کے ارسال سے یہ ہوتی ہے کہ حق کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ ہو۔ اور دنیا اور اسکے امتعہ و امتعہ کی محبت سے بے مہری اور خالق سے محبت اور اخلاص کا مادہ دلوں میں گھر کر جائے۔ اور مفاسد اور فتن زمانہ موجودہ فرو ہوں۔ لیکن شفیق ماں باپ جو اپنے بچے کی اصلاح کیلئے کوئی تدبیر کرتے ہیں یا اس کی کسی مرض کے علاج کیلئے کوئی دوا طبیب کے مشورہ سے کھلانا یا پلانا چاہتے ہیں اور وہ ادنیٰ بے سمجھی سے اُسوقت انکار کرتا اور شور و غوغا مچاتا ہے۔ لیکن عقلمند والدین حکمت اور نرمی سے اسکو سمجھاتے اور بہلاتے ہیں اور اگر وہ اس طرح سیدھا نہ ہو تو آخر ڈرانے والے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب یہ خدا کے مامور اصلاح الناس کی کوششوں میں ہمات مستغرق رہتے ہیں اور انکو چاہ ضلالت سے نکالنے کیلئے طرح طرح کے حکیمانہ تدابیر کام لیتے ہیں۔ تو نا فہم دنیا شور مچاتی ہے اور واویلا کرتی ہے اور ضد و تعصب سے انکی مخالفت کرتی ہے۔

پھر انکی مخالفت جسقدر زیادہ ہو جاتی ہے اُسیقدر آسمانوں اور زمینوں کا خدا اپنے نذیر و بشیر ماموروں کی تائید میں ڈرانیوالے اور خوشخبری دینے والے نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ تا انہیں کے ذریعہ سے لوگ اُنکی معرفت حاصل کر کے اپنے لئے نجات کا توشہ جمع کرلیں۔ اور اگر خلقت اصلاح کیطرف ذرا بھی رجوع کرے تو بعض وقت انذاری نشانات کا صدور رک جاتا۔

یہ زمانہ جسمیں کہ ہم ہیں اُسی قسم کی بہار کا زمانہ۔ بلکہ چونکہ کثرت نفوس اور اختراعات خود روی کے سبب سے حق اور حقانیت سے دور ہٹانیوالی ایسی ایسی عجیب و غریب راہیں موجود ہو گئی ہیں جنکی مثال کسی پہلے زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اور دنیا بدی کی

طرف ایسا عام اور زبردست میلان ہو گیا ہے کہ جسکا نظارہ پہلے آنیسے حضرت سرور کائنات صلعم جیسے عالی اور مقدس دل پیچ و تاب کھاتے۔ اور آپ کا مبارک چہرہ زرد ہو جاتا۔ کسی کو تو نری فرعونیت کا علاج کرنا پڑا تھا اور کسی کو صرف ناہنجار یہودیت کی امراض شفا کرنے کا علم دیا گیا تھا۔ لیکن یہاں ایک طرف تو بیرونی یہودیت موجزن ہو رہی ہے اور دوسری طرف اسلام کے اندرونی قلعوں پر یہودیت کے پھریرے اُڑ رہے ہیں۔ اور کثرت سے اسلامی صاحبزادوں نے یہودی اخلاق کے جامے پہن لئے ہیں۔ اور پھر کہیں ہند کے لشکروں نے دلوں کے قلعوں پر علم افراشتہ کئے ہوئے ہیں اور کہیں چلیپائی خودکشی کے شیدائیوں کے لذیذ دستر خوانوں اور ہرے بھرے خوشنما باغوں اور ماہو چشم ماہ طلعت سیمیں تن حور شمائل نخرے کاریوں کی دلکش شیریں زبانی کے عالمگیر دام میں ایک جہان مبتلا ہو رہا ہے اور کہیں جھوٹے مدعیان الہام کے الہامانہ ولفیہ میں زمانہ گرفتار ہو رہا ہے۔ غرض بر و بحر میں ایسا فساد اور بے اعتدالی واقعہ ہو گئی ہے کہ کوئی پہلا زمانہ ایسی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔

اور اگر سلسلہ تباہی اور فساد کا جاری رہتا تو بہت جلد دنیا ہلاک ہو کر تباہ ہو جاتی۔ لیکن خدا جس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ کا وعدہ کیا ہوا تھا کب ایسے وقت خبر نہ لیتا اور تباہی سے جہان کو نہ بچاتا۔ وہ حکیم ہے اور اس نے بھی ہوئی روز افزوں ناپاکیوں اور بدی کی لیسدار دلدل سے نکالنے کیلئے نسخہ ایک نہایت زبردست اور مناسب حال علاج پیدا کیا جسمیں جمال و جلال کے دونوں اوصاف باہم آمیختہ ہیں۔ اور پھر ایک ضروری صفت رسالت سے موصوف امام احمدیت اور محمدیت اور عیسویت و مہدویت کے خواص یکجا نازل فرمایا۔

یہ اس دور کا دولہا ہے جسنے خدا کی معرفت کا علم عیاں کیا۔ اور گم گشتگان راہ ضلالت کو نور ہدایت عطا کیا۔ اور اسکے ہاتھوں سے محمدیوں کا قدم منار بلند تر محکم پر پڑا۔ اسے امام تو خدا کی حضرت میں وجیہ ہے +

## نظم

چون نانم در جہان کشتے ز رویت جوتیگر بغیر از تو نہم دل بکسے خاکم بسر
رسیدم چون قمر رخسار تو تابان ترشتو مہر من تراں بیش سیگر و دعا مشتہر
آتش سودائے عشقت شعلہ زد در جان من سوختم در عالمے بودم ہمہ بود از خشک و تر
در رہے صد بار گر قربان شوم بر خدمت آرزو دارم کہ قربانت شوم بار دگر
رشتہ جانم تو خود پیوند جانان کردہ تو ہمہ خودکشی دگشتیم از خود بے خبر
این ہمید انم کہ جانان رسیدی چون بہار آمدی وقتیکہ بود است جہاں زاید نظر
رونق اسلام را موج ضلالت بردہ بود ہمچو نوح کردی ز طوفان کشتئے دین ابر
بر شفاے حفرہ موج جہان افتادہ بود بس کشیدی چون مسیحی علم را بین خطر
ہر طرف سیل ضلالت چمن دین ویران نمود باز کردی ای مسیح دنگل ہادی نو عمر

یہ تجزیہ صادق بیس سال بلکہ اس کے بھی زیادہ عرصہ سے پکار پکار اور للکار للکار کر کہہ رہا ہے کہ اے لوگو مجھے جانو میری بات او۔ خدا سے ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# خدا اپنے نذیر کی صداقت زور آور حملوں سے ظاہر کرتا ہے

اگرچہ یہ بات مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں اس بات کی قابلیت رکھدی ہوئی ہے کہ تہذیب نفس کے بعض مراتب کو وہ خود بھی طے کرے لیکن یہ قابلیت فطرتاً ہی ایک آسمانی رہنما کی محتاج ہوتی ہے۔ آنکھوں کے نور کا جوہر آفتاب کی روشنی کے بغیر بیکار ہوگا اسی طرح جیسے ضروری قابلیتیں ہوا کے بغیر نکمی ہیں۔ جبتک کہ ایک مجسم اسوہ آسمان سے کمیشن یافتہ وقتاً فوقتاً مبعوث ہوکر انسانی اصلاح النفس کی قابلیتوں کو سیدھی راہ پر نہ لگائے۔ اور اس کی چشم تہذیب کو اپنے نور سے منور نکرے۔ اور اہل جہان سے فارغ وحشت اور مستغنی ہوکر انھیں عارضی خیالات سے ہٹا کر حقیقی نیکی کیطرف قول و فعل سے ترغیب نہ دے۔ اور عام و خاص کو انکی فہمیدہ اور نافہمیدہ موسمی غلط کاریوں سے نکالنے پر کمر ہمت نہ باندھے تو انسانی کشتی زمانہ کے پرشور و شر سمندر کے مفقود سے کنارہ عافیت اور نجات تک ہرگز پہنچ نہیں سکتی۔ مدنیت طبایع اپنے تمام حوائج اور ضروریات کے ایفا اور انکو حسن تربیت اور حسن تادیب سے حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے ایک ایسے بصیر آسمانی رہنما کی حاجتمند ہے۔ جو منصب رہنمائی میں خداوند تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو۔ اور اپنے صدق عہدہ پر سچے دل سے مطمئن ہو۔ اور مرتبہ اقصے تک پہنچا ہوا ہو۔ اور شرف مکالمہ الہیہ میں تمام موجودہ جہان پر فوقیت رکھتا ہو۔ نری انگل بازیوں اور سطحی خام فلسفہ کی تھرتھرائی ہوئی ناؤ میں ہی سوار نہو۔ اور حوادث ارضی و علوم سفلی وغیرہ کے تتبعوں پر اپنے ہادی بننے کا مدار نہ رکھتا ہو۔ اور تائیدات الہیہ اور نشانات سماویہ کا لشکر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ اور جو اعلیٰ اخلاق سکھلانے کا پیش لیکر آیا ہوا ان میں سب سے بڑھکر خود عملی نمونہ ہو +

یہی لوگ اور اصل روحانیت کی موسمی اور بروقت بارش ہوتے ہیں۔ بارش ہر جگہ برستی ہے لیکن اسکا عمل ہر زمین کے استعداد کے موافق مختلف ہوتا ہے۔ ان کا زمانہ ایک نئے دور کی ابتدا ہوتی ہے۔ انکا آنا روحانی سرسبز اور آبادی کو ساتھ لاتا ہے۔ اور ہستی انسان کے لق و دق جنگل کو طرح طرح کے تصادم اور اندازے کانٹ چھانٹ کرتا ہوا نئی پود کیلئے زمین طیار اور تخم ریزی کرتا ہے۔ اس موسم بہار کی نکہت روحوں کو حقیقی تازگی بخشتی ہے اور نیکی کے جوہروں کے گلستان اور نخلستان میں طرح طرح کے منشاء الہی ان کے ارسال سے یہ ہوتی ہے کہ حق کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ ہو۔ اور دنیا اور اسکے امتعہ و اقمشہ کی محبت سے بیزمہری اور خالق سے محبت اور اخلاص کا مادہ دلوں میں گھر کر جائے۔ اور مفاسد اور فتن زمانہ موجودہ فرو ہوں۔ لیکن شفیق ماں باپ جو اپنے بچے کی اصلاح کیلئے کوئی تدبیر کرتے ہیں یا اس کی کسی مرض کے علاج کیلئے کوئی دوا طبیب کے مشورہ سے کھلانا یا پلانا چاہتے ہیں اور وہ اپنی بے سمجھی سے اسوقت انکار کرتا اور شور و غوغا مچاتا ہے۔ لیکن عقلمند والدین حکمت اور نرمی سے اسکو سمجھاتے اور بہلاتے ہیں اور اگر وہ اس طرح سیدھا نہو تو آخر ڈرانے والے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب یہ خدا کے مامور اصلاح الناس کی کوششوں میں ہمہ وقت مستغرق رہتے ہیں اور انکو چاہ ضلالت سے نکالنے کیلئے طرح طرح کے حکیمانہ تدابیر سے کام لیتے ہیں۔ تو نافہم دنیا شور مچاتی ہے اور رد و کد کرتی ہے اور عند و تعصب سے انکی مخالفت کرتی ہے۔

پھر انکی مخالفت جسقدر زیادہ ہو جاتی ہے اسیقدر آسمانوں اور زمینوں کا خدا اپنے نذیر و بشیر ماموروں کی تائید میں ڈرانیوالے اور خوشخبری دینے والے نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ تا انھیں کے ذریعہ سے لوگ انکی معرفت حاصل کرکے اپنے لئے نجات کا توشہ جمع کرلیں۔ اور اگر خلقت اصلاح کیطرف کچھ بھی رجوع کرلے تو بعض وقت انذاری نشانات کا صدور رک جاتا۔

یہ زمانہ جسمیں کہ ہم ہیں اسی قسم کی بہار کا زمانہ ہے۔ بلکہ چونکہ کثرت نفوس اور اختراعات جو دروی کے سبب حق اور حقانیت سے دور ہٹانیوالی ایسی ایسی عجیب و غریب راہیں موجود ہوگئی ہیں جنکی مثال کسی پہلے زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اور دنیا پرستی کی طرف ایسا عام اور زبردست میلان ہوگیا ہے کہ جسکا نظارہ سامنے آنے سے حضرت سرور کائنات صلعم جیسے عالی اور مقدس دل پیچ و تاب کھاتے۔ اور آپ کا مبارک چہرہ زرد ہو جاتا۔ کسی کو تو نری فرعونیت کا علاج کرنا پڑا تھا اور کسی کو صرف ناہنجار یہودیت کی امراض شفا کرنے کا علم دیا گیا تھا۔ لیکن یہاں ایک طرف تو بیرونی یہودیت موجزن ہورہی ہے اور دوسری طرف اسلام کے اندرونی قلعوں پر یہودیت کے پھریرے اڑ رہے ہیں۔ اور کثرت سے اسلامی صاحبزادوں نے یہودی اخلاق کے جامے پہن لئے ہیں۔ اور پھر کہیں ہند کے لشکروں نے دلوں کے قلعوں پر علم افراشتہ کئے ہوئے ہیں اور کہیں چلیپائی خودکشی کے شیدائیوں کے لذیذ دستر خوانوں اور ہرے ہرے خوشنما باغوں اور آہو چشم ماہ طلعت سیمیں تن حور شمائل نازنینوں کی دلکش شیریں زبانی کے عالمگیر دام میں ایک جہان مبتلا ہو رہا ہے اور کہیں جھوٹے مدعیان اصلاح کے ابلہانہ دلفریبیوں میں زمانہ گرفتار ہو رہا ہے۔ غرض بر و بحر میں ایسا فساد اور بے اعتدالی واقعہ ہوگئی ہے کہ کوئی پہلا زمانہ ایسی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔

اور اگر یہ سلسلہ تباہی اور فساد کا جاری رہتا تو بہت جلد دنیا ہلاک ہوکر تباہ ہو جاتی۔ لیکن خدا جس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ کا وعدہ کیا ہوا تھا کب ایسے وقت خبر نہ لیتا اور تباہی سے جہان کو نہ بچاتا۔ وہ الحکیم ہے اور اس نے بھی ہوئی روز افزوں ناپاکیوں اور بدی کی لیسدار دلدل سے نکالنے کیلئے نسخہ ایک نہایت زبردست اور مناسب حال علاج پیدا کیا۔ جسمیں جمال و جلال کے دونوں اوصاف باہم آمیختہ ہیں۔ اور ہر ایک ضروری صفت رسالت سے موصوف امام احمدیت اور محمدیت اور مسیحیت و مہدویت کے خواص و نکات نازل فرمایا۔

یہ اس دور کا دولہا ہے۔ جس سے خدا کی معرفت کا علم عیاں کیا۔ اور گم گشتگان راہ ضلالت کو نور ہدایت عطا کیا۔ اور اسکے ہاتھوں سے محمدیوں کا قدم منار بلند تر محکم پر پڑا۔ اے امام تو خدا کی غیرت میں وجیہ ہے +

## نظم

چون نمانم در جہان رشتہ زرویت جو گ / گر بغیر از تو نہم دل یکسرہ خاکم بسر

میدہم چون قمر رخسار تو تابان تر شود / مہر من زان بیش میگردد ماہ ...

آتش سودائے عشقت شعلہ زد در جان من / سوختہ در سلک وجودم ہر چہ بود و ...

درد صد بار گر قربان شوم بر عقیدت / آرزو دارم کہ قربانت شوم بار دگر

رشتہ جانم تو خود پیوند جانان کردہ / تو ہمہ خودکشتی و گشتم از خود بے خبر

این ہمیدانم کہ جانان رسیدی چون بہار / آمدی وقتیکہ بر ہست جہان را بد نظر

زورق اسلام را موج ضلالت میربود / ہمچو نوح گردی ز طوفان کشتئے دین را ببر

بر شفائے حفرہ دوزخ جہان افتادہ بود / پس کشیدی چون سپیدی عالمی را زین خطر

ہر طرف سیل ضلالت چمن دین ویران نمود / باز کردی سبز ... نو بنو عمر

یہ مخبر صادق بیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے پکار رہا ہے اور للکار للکار کر کہہ رہا ہے کہ اے لوگو مجھے جانو میں ہی بازو ... خدا سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# النداء

من وحی السماء

یعنے

# ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی

بار دوم

# وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

۹- اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا- چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آیندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے- اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا- دور نہیں ہے- مجھے خدائے عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں- انہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے- اور اُس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا- اور یاد رہے- کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے- بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے- یہانتک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی- اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا- کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے- ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا- خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا- اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح کر لیں- اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے- اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا- اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی- اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے- جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھلئے گا- میں یقین رکھتا ہوں- کہ ضرور اُس پر رحم کیا جائے گا- بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے- پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا- جس نے عملی حالت کو محبت کامل اور قوت ایمان اور پورے اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جس کو میں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اُس کے اس مرتبہ کی خبر دی گئی ہو- ہاں چونکہ لاکھوں انسان اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچے کی طرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کے وقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے- اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار ہوتے ہیں- اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کر کے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے حالانکہ ابھی تک وہ دنیا کے گند میں پڑے ہیں- ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا- دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم و ہم میں گرفتار ہیں- اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے- کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا- ہرگز نہیں کیا- لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی روحانی ترقی کریں گے- غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں- کہ جس شرط پر لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں- اور جس راہ پر میں چلانا چاہتا ہو اُس پر مضبوط پنجے مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو- ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کر کے اُن کو بہشت میں پہنچا دیگی-

اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی- جس کو میں نے عام طور پر شائع کر دیا تھا- مگر لوگوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے- اس الہام میں تحریف کر کے اپنی طرف سے یہ شائع کیا کہ گویا میرا یہ دعوے ہے- کہ کوئی مرید میرا گو اُس کی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا- تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کس قدر بڑھ گئی ہے- اصل الہام جس سے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائے گا- یہ ہے- الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون ۔ یعنے جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کے ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مختلط نہیں کیا وہ طاعون کے حملے سے امن میں رہیں گے- پس اس وحی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں- یا کوئی ایمانی کمزوری وہ بھی اس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں- نعوذ باللہ من سوء الفھم و افرادہم- میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں- جو پہلے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہو گئے اگر وہ اس جماعت میں رہ کر طاعون سے مر جاتے تو جلد باز اور ناواقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مر گئے حالانکہ اِن کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جس کو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہو- ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی سو آخر پر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی- میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نشان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے- یہ دوسرا نشان زلزلے کا ظاہر ہوا جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کی گئی تھی اور پہلے اشتہار میں جو لکھا گیا کہ زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عفت الدیار محلھا و مقامھا ہوا تھا- وہ غلطی سے لکھا گیا تھا بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں اِن دو تو اخباروں میں اس خوفناک زلزلہ کی خبر شائع کی گئی تھی ساتھ اس کے یہ بھی الہام تھا کہ زلزلے کا دھکا زلزلہ شدیدہ کی نسبت ان دونوں اخبارات میں زلزلہ سے بہت مدت پہلے الہام بھی شائع ہو چکا ہے کہ جو نکال دینے والی خبر اور اسی زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں وحی

؎ قرآن شریف میں اس نشان زلزلے کی نسبت ایک صاف پیشگوئی سورہ النازعات میں درج ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی قسم کھا کر جو ایسے امور کے انتظام کیواسطے مامور ہوتے ہیں فرمایا ہے یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ- یعنے اس وقت زمین کانپنے لگے گی- اور ایسی کانپے گی- کہ گویا اس کا نام راجفہ رکھدیا جائیگا- یعنے متواتر زلزلے آتے رہیں گے- اس کے بعد پھر ایک اور بڑا زلزلہ آئیگا- اس میں آیندہ زلزلہ کیواسطے ایک پیشگوئی ہے- اور جو زلزلہ ہو چکا ہے- اُسکی بھی پیشگوئی درج ہے- یہ قرآن شریف کی صداقت کا ایک اور بڑا بھاری نشان ہے + ۲۲

۲۲ یہ پیشگوئی دوسرے زلزلے کی ۹- اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطرناک زلزلہ صرف ایک نہیں- بلکہ غالباً اُس کے بعد کئی اور زلزلے بھی ہیں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# النِّدَاءُ

مِنْ وحی السّماء

یعنے

# ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی

بار دوم

# وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اُس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم۔
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

۹ - اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اُس علیم مطلق نے اُس آیندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلاوے گا۔ دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انھیں نشانوں کی طرح جو موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے۔ اور اُس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔ اور یاد رہے۔ کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے۔ بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہانتک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نکرلیں۔ اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیساکہ یوسف نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ضرور اُس پر رحم کیا جائے گا۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا۔ جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پورے اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جس کو میں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اُس کے اس مرتبے کی خبر دی گئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچے کی طرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کے وقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے۔ اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار ہوتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کر کے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے حالانکہ ابھی تک وہ دنیا کے گند میں پڑے ہیں۔ ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے کہ اُنھوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ ہرگز نہیں کیا۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی روحانی ترقی کرینگے۔ غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں۔ کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں۔ اور جس راہ پر میں چلانا چاہتا ہوں اُس پر مضبوط پنجہ مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کر کے اُن کو بہشت میں پہنچائیگی۔

اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی۔ جس کو میں نے عام طور پر شائع کر دیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیساکہ اُن کی عادت ہے۔ اس الہام میں تحریف کر کے اپنی طرف سے یہ شائع کیا کہ گویا میرا یہ دعوے ہے۔ کہ کوئی مرید میرا گو اُس کی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کس قدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالےٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائے گا۔ یہ ہے۔ الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن و ھم مھتدون۔ یعنے جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کے ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مختلط نہیں کیا وہ طاعون کے حملے سے امن میں رہیں گے۔ پس اس وحی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں۔ یا کوئی ایمانی کمزوری وہ بھی اس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں۔ نعوذ باللہ من سوء فھمھم و افترائھم۔ میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں۔ جو پہلے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہو گئے اگر وہ اس جماعت میں رہ کر طاعون سے مر جاتے تو جلد باز اور ناواقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مر گئے حالانکہ ان کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جس کو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہو۔ ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی سو آخر پر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نشان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلے کا ظاہر ہوا جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کی گئی تھی اور پہلے اشتہار میں جو لکھا گیا کہ زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عفت الدیار محلھا و مقامھا ہوا تھا۔ وہ غلطی سے لکھا گیا تھا بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں ان دونو اخباروں میں اس خوفناک زلزلہ کی خبر شائع کی گئی تھی ساتھ اس کے یہ بھی الہام تھا کہ زلزلے کا دھکا زلزلہ شدیدہ کی نسبت ان دونوں اخبارات میں زلزلہ سے بہت مدت پہلے یہ الہام بھی شائع ہو چکا ہے کہ چونکا دینے والی خبر اور اسی زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں وحی

ٹ قرآن شریف میں اس نشان زلزلے کی نسبت ایک صاف پیشگوئی سورہ النازعات میں درج ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کی قسم کھا کر جو ایسے امور کے انتظام کیواسطے مامور ہوتے ہیں فرمایا ہے یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ۔ یعنے اُس وقت زمین کانپنے لگے گی۔ اور ایسی کانپے گی۔ کہ گویا اس کا نام راجفہ رکھدیا جائیگا۔ یعنے متواتر زلزلے آتے رہیں گے اور اسکے بعد پھر ایک اور بڑا زلزلہ آئیگا۔ اس میں آیندہ زلزلہ کیواسطے ایک پیشگوئی ہے۔ اور جو زلزلہ ہو چکا ہے۔ اُسکی بھی پیشگوئی درج ہے۔ یہ قرآن شریف کی صداقت کا ایک اور بڑا بھاری نشان ہے ۔ منہ

الہی شائع ہوئی ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یعنے ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر اور اُن لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر کہ میں اِن سب کو غرق کروں گا۔ اور عربی الہام مذکورہ بالا کا مفہوم یہ تھا کہ زلزلہ کے وقت جو مکان بطور سرائے کے ہونگے یا جو مستقل طور پر سکونت کے مکانات ہونگے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جائیں گے اِن کا نام و نشان نہ رہے گا اور پھر اشتہار الوصیت میں بھی زلزلے سے پہلے شائع کیا گیا تھا کہ موتا موتی کا واقعہ آنے والا ہے جس سے شور قیامت برپا ہوگا ٭

غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو پہلے الحکم اور البدر میں شدید زلزلے کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سوجان پور تیرہ اور دیگر مقامات جیسا کہ کلو اور رتلو میں ہوئے اُن کی تفصیل کی اِس جگہ حاجت نہیں۔ یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہیئے تھا مگر میں نے سُنا ہے کہ اِس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاہور اور امرتسر میں اِس پر بھی بہت ٹھٹھا کیا گیا خاصکر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اِس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ لیا اور رد کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں اور جاپان٭ میں بہت زلزلے آیا کرتے ہیں اِس شخص نے بیہودہ افترا سے سچائی کا خون کرنا چاہا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی بات نہیں نوح کے طوفان تک کا بھی پہلے ایک نمونہ گذر چکا ہے۔ مگر اللہ تعالے جب کسی شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اُس ملک کے رہنے والے اُسکو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک انہونی بات خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں ان کے باپ دادوں نے اِسکی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امر اِن کے ملک میں ظاہر ہونا اِنکے خیال و گمان میں بھی نہ ہو وہ امر واقع ہو جائے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو پھر بھی اِسکو معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اِس درجے کا تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانے والے دنیا میں بہت کم ہونگے۔ شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اِس اپنی سیرۃ میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہوتے ہیں اِن کے ہم مشرب ہوں ٭

بہرحال جبکہ پہلی پیشگوئی کو ڈرنے والے دل کے ساتھ نہیں دیکھا گیا اور مجھکو بقول پیسہ اخبار ایک دکان دار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھیرایا گیا ہے تو خدا تعالے نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھاوے۔ تا ماننے والوں پر اُس کا رحم ہو اور توبہ کرنے والے توبہ کریں اور تا وہ لوگ جو کئی منزلوں کی چھتوں کے نیچے سوتے ہیں وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگا لیں اِس وقت بجز توبہ کیا علاج ہے اِس آنے والے حادثہ کے لئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہو سکتا ہے جس سے تسلی ہو پس میں محض خیر خواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہانتک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جاوے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھہ کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور [illegible] کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا مگر دنیا میں خدا تعالے کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اِس پر رحم کرے گا بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اُس کا پیوند اور تعلق نہو۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالے نے اِس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اِس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی اُن کا پیشہ ہو گیا اور فرعون اور اُس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی اور جب اُن کو سمجھایا گیا تو لوط اور اُسکے

اصحاب کی نسبت اُنہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنی اُن لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقوے کے لئے پھرتے ہیں۔ یعنی ہمارے مخالف اور اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں۔ پس خدا کا غضب اُن قوموں پر بھڑکا اور اُن کو صفحہ زمین سے ناپدید کر دیا۔ پس کیا تم اُن لوگوں سے زیادہ سخت ہو۔ یا تمہارے پاس اللہ تعالے سے مقابلے کا کچھ سامان موجود ہے اور ان کے پاس موجود نہ تھا اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو اور یا خدا تعالے میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اُس کا ایمان قابل عزت نہیں جس کے کان ہیں سُنے خدا تعالے فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے۔ پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں اور اِس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الہی ہوئی اِس جگہ میں اُس کو معہ ترجمہ لکھ کر اِس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

بخور آنچہ ترا بخورانم۔ لَکَ دَرَجَۃٌ

فِی السَّمَاءِ وَفِی الَّذِیْنَ ھُمْ یُبْصِرُوْنَ۔

نَزَلْتُ لَکَ لَکَ نُرِیْ اٰیَاتٍ وَنَھْدِمُ

مَا یَعْمُرُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ

مِنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ۔ کَفَفْتُ

عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ

ھَامَانَ وَجُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خَاطِئِیْنَ

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔

یعنے جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا تیرا آسمان پر ایک

---

٭ لاہور کے بشپ صاحب نے اپنی ایک تقریر میں جو لاہور میں ایک بڑے جلسہ میں بصدارت صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ہوئی پیسہ اخبار کے اِس اعتراض کو بھی رد کر دیا ہے۔ کیونکہ بشپ صاحب نے بیان کیا ہے کہ میں زلزلہ کی تاریخ پڑھ رہا ہوں گذشتہ سو سال تک کوئی ایسا زلزلہ نہیں ہوا۔ اور جاپان میں جو بہت آدمی مرے تھے تو اِس کا سبب سمندر کی طغیانی تھا نہ کہ زلزلہ اور آسام کے زلزلہ سے یہ زلزلہ دس گنا زیادہ خوفناک ہوا ہے۔ ایڈیٹر ٭

٭ درحقیقت اِس حادثہ اِس عادۃ اللہ کی مثال ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام ہیں عبد اللہ آتھم نے پیشگوئی کو سُن کر کوئی شوخی نہیں دکھلائی تھی بلکہ روتا رہا اِس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اِس کی میعاد میں تاخیر ڈال دی جیسا کہ پہلے الہام میں اُس کا وعدہ تھا مگر لیکھرام نے شوخی دکھلائی اور پیشگوئی کو سُنکر بدزبانی میں بڑھ گیا اور ہر مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا اِس لئے غیور خدا نے اُس کی اصل میعاد بھی پوری نہونے دی اور ابھی پانچ برس ہی گذرے تھے جو اپنی سزا کو پہنچ گیا اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اُسکو لگ گئی۔ منہ۔

٭ آیت قرآنی وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا سے صاف ظاہر ہے کہ اِس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کیطرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اور یہ عذاب اُس کی تصدیق کیواسطے قہری نشانات ہوتے ہیں اِس وقت بھی خدا ایک رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔

منہ

چنانچہ مطابق اسکے پہاڑوں پر زلزلہ کی سخت آفت آئی۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا جس کی آنکھ وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دی گئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم فلما تجلّٰی ربہ للجبل جعلہ دکّا قوۃ الرحمٰن لعبید اللہ الصمد۔ عربی کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ خدا فرماتا ہے کہ ان دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جائے گا۔ پس خدا تجھے بری کرنے کے ایک نشان دکھلائے گا اور وہ یہ کہ پہاڑ پر اُس کی تجلی ہوگی اور وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کر دے گا یہ خدا کی قوت سے ہوگا تا وہ اپنے بندے کے لئے نشان دکھلاوے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸ اور پھر رسالہ آمین میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر سنہ ۱۹۰۱ء میں شایع ہوا تھا یہ خبر نظم میں دی گئی تھی اور وہ شعر یہ ہیں +

کہو توبہ کرو تا ہو جائے رحمت + دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت + کہ یاد آ جائیگی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی + فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو کہ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ اے لوگو ٹھٹھا کرو گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو میں نے قبل از وقت بتا دیا کہ تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے خدا برحق ہے اور اسکے وعدے برحق۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء

٭ [illegible] ہو حضرت عیسیٰ کو سمجھا ہے اتنا ہے مقصود بات صحیح نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بعض پیشگوئیاں مسیح ہوکر آنے والی قیامت تھا لیکن ان لوگوں کا کچھ قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع کسی پیشگوئی کے سمجھنے کرنے میں عوام تو ایک طرف بعض اوقات انبیا بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ گو بعد اسکے پیشگوئی کے وقوع کے وقت معنے کھل جاتے ہیں۔

+ نجومیوں نے اخباروں میں شایع کیا تھا کہ اب آئندہ کسی زلزلہ کی امید نہیں ہے۔ گو بعض لوگوں کو خوف و خطر بھی ہونا چاہئیے جو نادان یہ کہا کرتے ہیں کہ پیشگوئیوں کی کیا بات ہے یہ تو

٭٭ پیش گوئیاں تو نجومی بھی کر لیتے ہیں اُن پر حجت قائم کرنے کے واسطے یا اُن میں کوئی سعید ہے تو اُسکو راہ پر لانے کے واسطے خدائے تعالےٰ نے ایک عمدہ تقریب پیدا کر دی ہے + ایڈیٹر۔

درجہ ہے اور نیز ہیں اُن میں درجے ہے جو آنکھیں دیکھتی ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اُتر دوں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہونگے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائینگے اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور جو میں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا اسی وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھیرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کروں گا فرعون یعنے وہ لوگ جو فرعون کی خصلت ہیں اور ہامان یعنے وہ لوگ جو ہامان کی خصلت ہیں اور اسکے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنے فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا یعنے اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کرینگے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہونگے اور بالکل میرے کام سے بیخبر ہونگے۔ میں اُس نشان کو ظاہر کروں گا کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اسکے جو خدا کے غضب کا دن آئے توبہ سے اُس کو راضی کر لیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تواب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے +

یاد رہے کہ ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شایع ہو چکی تھی اگرچہ اُس وقت اس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہو سکا لیکن اب پیشگوئی پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں چنانچہ پہلی پیشگوئی ان میں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ فبرّاہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا الیس اللہ بکافٍ عبدہ فلما تجلّٰی ربہ للجبل جعلہ دکّا واللہ موھن کید الکافرین یعنے خدا اپنے اس بندے کو اُن تہمتوں اور بہتانوں سے بری کرے گا جو اسپر لگائے جائینگے وہ خود اپنے بندے کے لئے کافی ہے پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کرے گا تو اُس کو پارہ پارہ کر دے گا اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہیں گے ان کے سب کرتب کو رد کر دیگا اب چونکہ انہیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور اسی زمانے میں خدا نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی۔

مراسلت

## خوفناک ژالہ باری

جناب مفتی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم لوگ تو عذاب مندرجہ اشتہار النداء دیکھ چکے ہیں بعد میں جو ہوگا وہ بھی خلق خدا دیکھے گی یعنی یکم مئی ۱۹۰۵ء کو قریب تین بجے کے عذاب الٰہی ژالہ باری کے رنگ میں ظاہر ہوا اور پانچ منٹ کے اندر ہر ایک چیز کو تباہ کر دیا ہمارا علاقہ سرسبز ابتک کوئی فصل نہیں کاٹی گئی تھی۔ گندم۔ جو۔ چنے۔ تارہ میرہ۔ درخت وغیرہ اسطرح اُڑ گئے جسطرح روئی دھنی جاتی ہے راقم یہ سمجھ کر کہ اب وہی وقت ہے جسکی حضرت اقدس نے خبر دی سجدہ میں گر پڑا اور دیر تک دعا کرتا رہا جب آرام ہوا اور باہر نکلکر کھیتوں کی طرف نظر کی تو ہر طرف فجعلھم کعصف ماکول کا نظارہ دکھائی دیا بعض جگہ صرف اتنا نشان ہے کہ یہاں کوئی فصل تھی ہمارا مغربی علاقہ تحصیل تلہ گنگ تک جو ہمسے بیس کوس کے فاصلہ پر ہے بالکل ویران ہوگیا ہے لوگ کھیتوں کے سرہانے کھڑے ہوکر فریادیں کر رہے ہیں یہ آفت مغرب سے نمودار ہو کر ہمارے گاؤں پر آ ختم ہوئی اسلیے یہاں وہ زور نہیں تھا جو مغربی علاقہ میں ہوا اُسطرف تو دو ڈھائی فٹ تک زمین پر طومار لگ گئے ہمارے گاؤں میں بعض مخالفین کے کھیت بچگئے جس سبب سے انکو اور بھی دلیری ہوگئی چنانچہ ایک شخص جو ہمارا سخت مخالف ہے لوگوں کو کہنے لگا کہ دیکھو میں صرف مرزا کے انکار کے باعث اس آفت سے بچگیا وہ کم بخت یہ نہیں سوچتا کہ پھر سیکڑوں مخالف اس آفت سے کیوں تباہ ہوگئے انکو تو انکار کام نہ آیا الغرض یہاں کے لوگوں نے آجتک یہ حالت نہیں دیکھی راقم کی زمین مختلف جہات میں تھی اسلیے بعض قطعے بہ نسبت بعض کے محفوظ رہے اور کسیقدر (عشر عشیر ہی سہی) غلہ کی اُمید ہے لیکن ہمارے دوسرے بھائیوں کا بہت ہی نقصان ہوا کسیکو کوئی امید غلہ وغیرہ کی نہیں رہی اور قحط کے منہ میں آگئے آپ دعا فرما ویں کہ اللہ تعالےٰ ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو اس مصیبت میں صبر و استقامت عطا فرماوے اور شماتت اعدا سے محفوظ رکھے اور ہم لوگ اعمال میں اصلاح کر کے الٰہی رحم کے قابل ہو جاویں آمین۔ خاکسار کرم داد از دوالمیال تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم ❊

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ خط سنایا گیا۔ فرمایا طرح طرح کے عذاب آسمان سے نازل ہو رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ لوگ پھر بھی متنبہ نہیں ہوتے اور ہر طرح کی تکذیب اور ہنسی ٹھٹھے میں مصروف رہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ دنیا اُسپر ایمان لاوے اور اسکی زبردست قوتوں اور طاقتوں کا اقرار کرے

فرمایا آج باغ میں سے ایک بن کا پتہ میں نے غور سے دیکھا تو اُسپر جیسے پڑھیں یہی لکھا ہوا نظر آتا تھا

لا الٰہ الا اللہ

## فتح محمد خان بزدار مرحوم

افسوس کہ نیازمند کا بزرگ بھائی فتح محمد خان بلوچ بزدار اس دنیا سے دنی سے عالم بالا کو چل بسے ہیں۔ اگرچہ برادر موصوف دنیاوی معاملات کے علاوہ مذہبی خیالات میں بھی بندہ سے کچھ مختلف تھے مگر انکی وفات نے میرے شیشۂ دل پر پتھر کا کام کیا کیا کہوں ! مختصر یہ کہ اب غم و الم ناقابل برداشت ہے۔ بھائی صاحب متقی پرہیزگار اور ہمارے سر کے سرتاج تھے انکی وفات کی عجیب کہانی ہے۔ سنگھڑ علاقہ ڈیرہ غازیخان میں احمدی مشن کی تبلیغ بڑے زور سے کر رہے تھے اور اس علاقہ کی احمدی جماعت (جو کہ بے یار و مددگار دشمن کے منہ کا شکار تھی) میں ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ افسوس کہ یہ بہادر سپاہی تقریباً دو مہینے کی سخت جنگ کے بعد دفعۃً بیمار ہوگیا ابھی معمولی بیمار تھا کہ جھٹ بول اُٹھا کہ وقت قریب آ پہونچا سب سنکر حیران و ہراساں ہوئے کہ یہ کیا بات ہے۔ فرمایا کہ پاک پروردگار سے میری درخواست تھی کہ کوچ سے پیشتر مجھے مطلع کیا جاوے۔ سو اطلاع مل چکی ہے اگرچہ مینے پھر درخواست کی کہ مجھے مہلت دیجاوے کیونکہ ابھی میرے عیال خورد سال ہیں لیکن کچھ جواب نہیں ملا' پھر اُسے ہر چند کہا گیا کہ آپکو گھر کیوں نہ لے جاویں تو کہا "مسافری میں مجھے موت بہت ہی پسند ہے" آخر گذشتہ منگل کی شام کو جان شیریں جان آفریں کے حوالہ کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر اسکی ہمت کی نہ پوچھیے کیونکہ بیماری میں بھی مباحثہ جاری رکھا۔ اُسکے آخری الفاظ جو اُسکے منہ سے نکلے "یا کریمُ یا کریمُ" تھے۔ مرنے پر اُس کا حسن دوبالا ہوگیا۔ چہرہ کندن کی طرح جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ جنازہ بڑی دھوم دھام سے نکلا۔ بدھ کے دن کوہ سلیمان میں مدفون ہوئے ہر چند کہ اُن کی موت قابل رشک ہے لیکن دو ارمان دل کے اندر رہ ہی گئے ایک تو یہ کہ اُن کا مزار بے ٹھکانہ ہے دوسرے بسبب بُعد مسافت کے اُن سے زندگی میں ملنا تو درکنار جنازہ میں بھی شامل نہ ہو سکا۔ واحسرتا ! اُمید کہ حضور (مسیح موعود علیہ السلام) انکو دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں گے کیونکہ انکی خوشی کی معراج جناب کی زیارت تھی اور انکی موت پر بھی جناب ضرور روشنی ڈالیں گے

میرے پیارے کی خبر لادے کوئی

والسلام۔ تابعدار محمد حسین بلوچ بزدار از مقام لیہ ضلع میانوالی۔

ایڈیٹر۔ فتح محمد خان صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کے ایک صادق ممبر تھے۔ پہلے گورنمنٹ انگریزی کے محکمہ ڈاکخانجات میں ملازم تھے اور چند سال سے اب پنشن پر تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں اس سلسلہ کی سچی محبت عطا کی تھی اور اسلیے اکثر اُن کا یہی کام تھا کہ سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہیں گذشتہ موسم گرما میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور بعد جلسہ لاہور اپنے وطن کو واپس تشریف لیگئے اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کرے آمین۔

## تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

### ڈاک ولایت

ہفتہ کے اندر مسلمانوں کا متبرک دن جمعہ ہے۔ یہود کا شنبہ عیسائیوں کا اتوار۔ یونانیوں کا پیر۔ ایرانیوں کا منگل۔ اسیریا آن کا بدھ۔ اور مصریوں کا جمعرات۔ عیسائیوں کا پہلے سبت ہوتا تھا مگر جب رومی عیسائی ہوئے تو اُنھوں نے اپنی پُرانی بت پرستی کا عیسائیت پر ایسا زور اور اثر ڈالا کہ متبرک دن بھی بدل دیا۔ شراب اور سور بھی حلال کر دیا اور اپنی پُرانی عادت کے مطابق یسوع کو جو اپنے تئیں نیک کہلانے سے بھی انکاری تھا الوہیت کا درجہ عطا کر دیا۔ پیراں نمے پرند مریداں می پرانند کی مثل انپر خوب صادق آتی ہے

اخبار ہیرالڈ آف گولڈن ایج جو کہ لنڈن سے نکلتا ہے لکھتا ہے کہ تمام عیسائی ممالک میں اس امر کی ضرورت ہے کہ مذہب میں ایک تجدید کر کے سچا روحانی مذہب قائم کیا جاوے۔ زمانہ کی حالت پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک تجدید کی ضرورت ہے۔

شکاگو ملک امریکہ میں گورنمنٹ میں درخواست کیگئی ہے کہ مدارس میں بائبل نہ پڑھائی جاوے۔

حامد مسیح ساکن مظفر گڈھ جو عرصہ تین سال سے عیسائی تھے آخر مذہب عیسویت کی کمزوری سمجھکر مشرف باسلام ہوئے اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ انکا اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا الحمد للہ علےٰ ذالک ❊

# نشان زلزلہ

ہمارے معزز دوست سید طفیل احمد نے واقعات زلزلہ کی مفصل رپورٹ ضلع کانگڑہ سے ارسال کی ہے - جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی معظمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہٗ - وعلیکم السلام آپکا گرامی نامہ پہونچا - نتیجہ کامیابی پڑھ کر خوش ہوا - کیونکہ مجھے بالکل کامیابی کی امید نہ تھی - اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہوا -

## زلزلے کے متعلق خبرین ہین

کہ جوالا مکھی جو ہندوؤن کا مقدس مقام خیال کیا جاتا تھا - تباہ ہوگیا ہے - مکانات کی تین چوتھائی بالکل مسمار ہوگئی ہے باقی ایک چوتھائی مکانات ایسے ہین - جو بالکل پھٹ گئے ہین قابل رہائش نہین - لوگ باہر کھیتی وارون کی طرح میدان مین پڑے ہین - جاتری بہت مرے ہین - پوری تعداد ہلاک شدگان ابھی تک نامعلوم ہے - مگر یہ عام طور پر کہا جاتا ہے - کہ جاتریان کم از کم ڈیڑھ سو ہلاک ہوئے - مندر کا ایک حصہ جسمین لاٹان والی دیوی رہتی ہے - بالکل مسمار اور باقی حصہ پھٹ گیا ہے - مندر کی ڈیوڑھی بھی شکستہ ہو کر گر گئی ہے

جوالا مکھی کے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک جگہ گنیر ہے وہان تقریباً چالیس دکانین ہون گی - وہ سب کی سب گر گئین ہین - جاتون کا بھی نقصان ہوا ہے - مگر ابھی تک پوری تعداد معلوم نہین ہوئی دولت پور کی دکانین بھی سب کی سب منہدم ہوگئی ہین یہان دو مندر تھے - وہ بھی جڑ سے اکھڑ کر سطح زمین پر لیٹے ہین اور بزبان حال پکار پکار کر کہتے ہین - کہ مشرک کیسے احمق ہین کہ ان کے دیوی دیوتا بھی اپنی جائے رہائش کو نہ بچا سکے - پر نہ بچا سکے ان مشرکون سے جب کبھی سوال کیا جاتا ہے - کہ تم اس واحد لاشریک کی پرستش کیون نہین کرتے - جس نے ایک طرفۃ العین مین تمہارے دیوی دیوتون کے مندرون کو ملیا میٹ کر دیا تو یہی جواب دیتے ہین - کہ ہم پاپیون پر دیوی جی مہاراج غصے ہو کر پہاڑ مین گھس گئی ہے - دولت پور سے کانگڑہ کو جاتے ہوئے ایک سرنگ آتی ہے - اس کا ایک حصہ گر گیا ہے - اور باقی پھٹ گئی ہے - سرنگ کے متصل ایک پہاڑی جو گنیش گھاٹی کے نام سے موسوم ہے - بالکل پھٹ گئی ہے - کانگڑے کا بھی پل ٹوٹ گیا ہے

کانگڑہ اور بھون کی تباہی بڑی خطرناک ہے - کہتے ہین کہ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہین آتا - چھوٹے چھوٹے چربے بھی گر گئے ہین - کوئی بلندی نظر نہین آتی - سب کچھ بالکل زمین سے ہموار ہوگیا ہے - کانگڑہ مین ایک گرجا تھا - وہ بھی سر بسجود ہوا - ایک بڑا عالیشان مندر تھا - وہ ایسا منہ کے بل گرا ہے - کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی - پجاریان مندر جن کی تعداد کئی سو تھی - تقریباً سب کے سب مر گئے ہین

کہتے ہین - کہ ان مین سے صرف چودہ آدمی بچے ہین - کانگڑہ مین ایک مشن ہائی سکول تھا - وہ بھی بالکل گر گیا ہے اس کے تیرہ یا چودہ استادون مین سے صرف دو بچے ہین اور بورڈنگ کے لڑکون مین سے جن کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی بیس یا پچیس جانبر ہوئے - اور ارد گرد کی تمام سڑکین پھٹ گئی ہین - جن سڑکون پر آگے یکا چلتا تھا - اب وہان سے آدمی بمشکل عبور کر سکتا ہے - یہان ایک پرانا قلعہ تھا کہتے ہین کہ پانڈو - کورو کے وقت سے تھا - اور ایک پہاڑی پر واقع تھا - جس کے نیچے ایک کھڈ (پانی کی نہر) بہتی تھی وہ الٹ کر اسی کھڈ مین گر پڑا ہے - کہا جاتا ہے - کہ یہان آدمی بہت سے ہلاک ہوئے ہین - تحصیلدار معہ قبائل دب کر مر گیا ہے - ویسا ہی نائب تحصیلدار - ڈاکخانہ اور ہسپتال بھی بالکل صاف ہوگئے ہین - ہسپتال کا صرف ایک کمپونڈر بچا - مدرسہ کا مینجر ایک پادری تھا - وہ بھی مر گیا - صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم معہ دو لڑکیون کے جو ڈاک بنگلے مین رہتی تھی - دب کر مر گئی - غرضیکہ اس شہر کا یہ اب حال ہے - کہ گویا اس مین کوئی بسا ہی نہ تھا - صحیح تعداد ابھی تک مردگان کی معلوم نہین ہوئی - سفر مین مردے نکال رہے ہین - سرکاری رپورٹ شایع ہونے پر معلوم ہوگا - دہرم سالہ کا حال اس سے ابتر ہے - وہان بھی کوئی مکان نہین رہا - جیلخانہ - ڈاکخانہ - انگریزون کی کوٹھیان - بازار کی دکانین سب کی سب زمین سے برابر ہوگئین - ایک پلٹن گورکھون کی جن مین تقریباً ۵۰۰ جوان تھے ہلاک ہوگئی - صرف ۳۰ آدمی کہتے ہین کہ بچے - ۳۰ کس انگریز ہلاک ہوئے - دیگر عہدہ دار بھی بہت سے دب کر مر گئے - پہلے تو لوگ کل میدان مین پڑے تھے - مگر اب ان کے واسطے خیمے مہیا کر دئے گئے ہین یہان بارش تقریباً ہر روز ہوتی ہے - عام طور پر افواہ ہے - کہ کانگڑہ اور دہرم سالہ کو آباد نہین کیا جاوے گا - فی الحال نور پور ضلع تجویز ہوا ہے

پالم پور جو دہرم سالہ سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے - تباہ ہوگیا ہے - تمام مکانات گر گئے ہین - پولیس - سٹیشن - تحصیل - مدرسہ - بازار کے مکانات بالکل منہدم ہوگئے - مدرسہ کے دس لڑکے فوت ہوئے - ہیڈ ماسٹر مدرسہ بھی دب گیا تھا - مگر وہ زندہ نکال لیا گیا - مگر اس کا ایک لڑکا اور دو لڑکیان اور ایک ہمشیرہ شکار مرگ ہوئین - خاص پالم پور مین تقریباً ۱۰۰ آدمی مرے ہین - دیگر مقامات پر لوگ بہت سے ہلاک ہوئے ہین - ایک وہ وقت تھا - کہ مین بحیثیت طالب علم ہونے کے یہان رہتا تھا - اور چونکہ مین یہان تقریباً تین سال رہا تھا - اس لئے مجھے اس جگہ کے لوگون کے حالات سے کچھ واقفیت ہوگئی تھی - سو مینے دیکھا کہ یہان کے اکثر لوگ غیر بلاد سے آکر بستے تھے - اور اکثر ان مین سے سود خوار - بے نماز - مسلمان تھے - یہان ایک مسجد بھی تھی - لیکن مین نے کبھی نہین دیکھا - کہ ایک یا زیادہ سے زیادہ دو آدمیون کے علاوہ اور بھی کوئی شخص نماز پڑھتا تھا - ایسا ہی بڑے بڑے آدمیون کی بابت مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انہون نے کبھی نماز و روزہ رکھا ہی نہین - خدا اور رسول کے احکام سے نابلد محض تھے - دنیا کمانے کا فکر ان کے لازم حال تھا - دوسرے لوگ اکثر زناکاری مین مبتلا تھے مگر جب حضرت مرزا صاحب کی بابت ان لوگون سے کوئی بات کیجاتی تو دم دبا کر بھاگ جاتے تھے اور اگر کوئی سنتا بھی تھا - تو سوائے طعن و تشنیع کے اور کچھ جواب نہین دیتا تھا - غرضیکہ یہ حالت تھی - ان لوگون کی جن کی بستیون کا اب خداوند تعالےٰ نے نام و نشان مٹا دیا - یہ علاقہ بھی پہاڑی ہے - یہان بھی تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے - گویا عذاب فوق عذاب کا نمونہ ہے - اب انکے واسطے یہان سے اور دوسرے مقامات سے خیمے بھیجے گئے ہین - یہان ہمارے تین احمدی بھائی تھے - وہ تینون حضرت صاحب کی دعاؤن کی طفیل بچ گئے - یہ حیرانی کی بات ہے اور مین جانتا ہون کہ یہ خداوند تعالےٰ علیم و خبیر کی طرف سے مقدر تھا - کہ اس ضلع کانگڑہ مین جو اتنا غصہ ہلاکت ہوا ہے - ہماری جماعت کا ایک احمدی بھی نشانۂ موت نہین ہوا - الحمد للہ علےٰ ذالک (باقی آئندہ)

## مین مسلمان ہوگیا

یہ عجیب و غریب کتاب اختیار الاسلام یا "مین مسلمان ہوگیا" بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے - گو بزرگان دین حضرۃ مولوی نور الدین و مولوی عبد الکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم - اے نے اس کا مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب بذاتہ اس لئے بے نظیر ہے - کہ اس کا نام خاص خالق ارض و سما نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا - گویا جو کچھ اس مین لکھا ہے اس کو خود خدا نے ریویو کیا - چونکہ یہ کتاب ہر ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے ازبس ضروری ہے - اس لئے اطلاع دیجاتی ہے - کہ کوئی صاحب جیسے آریون اور مخالف مولویون سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہ جاوے - ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا - عبد الغفور مرتد المعروف دہرم پال کی کتاب تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے - امید ہے کہ بفضلہ تعالےٰ آریہ سماج کو اس سے ہولناک ضرب پہنچیگا یعنی فائدہ ہوگا - تمام درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئین

بدر پریس قادیان میں میان سراج الدین عمر کے لیے چھاپا گیا۔

# نشان زلزلہ

ہمارے معزز دوست سید طفیل احمد نے واقعات زلزلہ کی مفصل رپورٹ ضلع کانگڑہ سے ارسال کی ہے۔ جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی معظمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہ۔ وعلیکم السلام آپکا گرامی نامہ پہونچا۔ نتیجہ کامیابی پڑھ کر خوش ہوا۔ کیونکہ مجھے بالکل کامیابی کی امید نہ تھی۔ اللہ تعالے کا فضل ہی ہوا۔

## زلزلے کے متعلق خبرین ہین

جوالامکھی جو ہندوؤن کا مقدس مقام خیال کیا جاتا تھا۔ تباہ ہوگیا ہے۔ مکانات کی تین چوتھائی بالکل مسمار ہوگئی ہے باقی ایک چوتھائی مکانات ایسے ہین۔ جو بالکل پھٹ گئے ہین قابل رہائش نہین۔ لوگ باہر بکھی واروں کی طرح میدانہین پڑے ہین۔ جاتری بہت مرے ہین۔ پوری تعداد ہلاک شدگان ابھی تک نامعلوم ہے۔ مگر یہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ جاتریان کم ازکم ڈیڑہ سو ہلاک ہوئے۔ مندر کا ایک حصہ جسمین لاٹان والی دیوی رہتی ہے۔ بالکل مسمار اور باقی حصہ پھٹ گیا ہے۔ مندر کی ڈیوڑھی بھی شکستہ ہوکر گرگئی ہے

جوالامکھی کے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک جگہ گنیر ہے وہان تقریباً چالیس دکانین ہون گی۔ وہ سب کی سب گرگئین ہین۔ جانون کا بھی نقصان ہوا ہے۔ مگر ابھی تک پوری تعداد معلوم نہین ہوئی دولت پور کی دکانین بھی سب کی سب منہدم ہوگئی ہین یہان دو مندر تھے۔ وہ بھی جڑ سے اکھڑ کر سطح زمین پر لیٹے ہین اور بزبان حال پکار پکار کر کہتے ہین۔ کہ مشرک کیسے احمق ہین کہ ان کے دیوی دیوتا بھی اپنی جائے رہائش کو نہ بچا سکے۔ پر نہ بچا سکے ان مشرکوں سے جب کبھی سوال کیا جاتا ہے۔ کہ تم اس واحد لا شریک کی پرستش کیون نہین کرتے۔ جس نے ایک طرفۃ العین مین تمہارے دیوی دیوتون کے مندرون کو ملیامیٹ کردیا تو یہی جواب دیتے ہین۔ کہ ہم پاپیون پر دیوی جی مہاراج غصے ہوکر پہاڑ مین گھس گئی ہے۔ دولت پور سے کانگڑہ کو جاتے ہوئے ایک سرنگ آتی ہے۔ اس کا ایک حصہ گر گیا ہے۔ اور باقی پھٹ گئی ہے۔ سرنگ کے متصل ایک پہاڑی جو گنیش گھاٹی کے نام سے موسوم ہے۔ بالکل پھٹ گئی ہے۔ کانگڑے کا بھی پل ٹوٹ گیا ہے

کانگڑہ اور بھون کی تباہی بڑی خطرناک ہے۔ کہتے ہین کہ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہین آتا۔ چھوٹے چھوٹے حجرے بھی گر گئے ہین۔ کوئی بلندی نظر نہین آتی۔ سب کچھ بالکل زمین سے ہموار ہوگیا ہے۔ کانگڑہ مین ایک گرجا تھا۔ وہ بھی سربسجود ہوا۔ ایک بڑا عالیشان مندر تھا۔ وہ ایسا منہ کے بل گرا ہے۔ کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پجاریان مندر جن کی تعداد کئی سو تھی۔ تقریباً سب کے سب مر گئے ہین کہتے ہین۔ کہ ان مین سے صرف چودہ آدمی بچے ہین۔ کانگڑہ مین ایک مشن ہائی سکول تھا۔ وہ بھی بالکل گر گیا ہے اس کے تیرہ یا چودہ استادون مین سے صرف دو بچے ہین اور بورڈنگ کے لڑکون مین سے جن کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی بیس یا پچیس جانبر ہوئے۔ اور اردگرد کی تمام سڑکین پھٹ گئی ہین۔ جن سڑکون پر آگے یکہ چلتا تھا۔ اب وہان سے آدمی بمشکل عبور کرسکتا ہے۔ یہان ایک پرانا قلعہ تھا کہتے ہین کہ پانڈو۔ کورو کے وقت سے تھا۔ اور ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ جس کے نیچے ایک کھڈ (پانی کی نہر) بہتی تھی وہ الٹ کر اسی کھڈ مین گر پڑا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہان آدمی بہت سے ہلاک ہوئے ہین۔ تحصیلدار معہ قبائل دب کر مرگیا ہے۔ ویسا ہی نائب تحصیلدار۔ ڈاکخانہ اور ہسپتال بھی بالکل صاف ہوگئے ہین۔ ہسپتال کا صرف ایک کمپونڈر بچا۔ مدرسہ کا مینجر ایک پادری تھا۔ وہ بھی مر گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم معہ دو لڑکیون کے جو ڈاک بنگلے مین رہتی تھی۔ دب کر مرگئی۔ غرضیکہ اس شہر کا یہ اب حال ہے۔ کہ گویا اس مین کوئی بسا ہی نہ تھا۔ صحیح تعداد ابھی تک مردگان کی معلوم نہین ہوئی۔ سفر مین مردے نکال رہے ہین۔ سرکاری رپورٹ شائع ہونے پر معلوم ہوگا۔ دہرمسالہ کا حال اس سے ابتر ہے۔ وہان بھی کوئی مکان نہین رہا۔ جیلخانہ۔ ڈاکخانہ۔ انگریزون کی کوٹھیان۔ بازار کی دکانین سب کی سب زمین سے برابر ہوگئین۔ ایک پلٹن گورکھون کی جن مین تقریباً ۵۰۰ جوان تھے ہلاک ہوگئی۔ صرف ۳۰ آدمی کہتے ہین کہ بچے۔ ۴۰ کس انگریز ہلاک ہوئے۔ دیگر عہدہ دار بھی بہت سے دب کر مر گئے۔ پہلے تو لوگ کل میدان مین پڑے تھے۔ مگر اب ان کے واسطے خیمے مہیا کر دئے گئے ہین یہان بارش تقریباً ہر روز ہوتی ہے۔ عام طور پر افواہ ہے۔ کہ کانگڑہ اور دہرمسالہ کو آباد نہین کیا جاوے گا۔ فی الحال نورپور ضلع تجویز ہوا ہے

پالم پور جو دہرمسالہ سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے۔ تباہ ہوگیا ہے۔ تمام مکانات گر گئے ہین۔ پولیس۔ سٹیشن۔ تحصیل۔ مدرسہ۔ بازار کے مکانات بالکل منہدم ہوگئے۔ مدرسہ کے دس لڑکے فوت ہوئے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ بھی دب گیا تھا۔ مگر وہ زندہ نکال لیا گیا۔ مگر اس کا ایک لڑکا اور دو لڑکیان اور ایک ہمشیرہ شکار مرگ ہوئین۔ خاص پالم پور مین تقریباً ۱۰۰ آدمی مرے ہین۔ دیگر مقامات پر لوگ بہت سے ہلاک ہوئے ہین۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ مین بحیثیت طالب علم ہونے کے یہان رہتا تھا۔ اور چونکہ مین یہان تقریباً تین سال رہا تھا۔ اس لئے مجھے اس جگہ کے لوگون کے حالات سے کچھ واقفیت ہوگئی تھی۔ سو مینے دیکھا کہ یہان کے اکثر لوگ غیر بلاد سے آکر بستے تھے۔ اور اکثر ان مین سے سود خوار۔ بے نماز۔ مسلمان تھے۔ یہان ایک مسجد بھی تھی۔ لیکن مین نے کبھی نہین دیکھا۔ کہ ایک یا زیادہ سے زیادہ دو آدمیون کے علاوہ اور بھی کوئی نماز پڑھتا تہا۔ ایسا ہی بڑے بڑے آدمیونکی بابت مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انہون نے کبھی نماز و روزہ رکھا ہی نہین۔ خدا اور رسول کے احکام سے نابلد محض تھے۔ دنیا کمانے کا فکر ان کے لازم حال تہا۔ دوسرے لوگ اکثر زناکاری مین مبتلا تھے مگر جب حضرت مرزا صاحب کی بابت ان لوگون سے کوئی بات کیجاتی تو دم دبا کر بھاگ جاتے تھے اور اگر کوئی سنتا بھی تہا۔ تو سوائے طعن و تشنیع کے اور کچھ جواب نہین دیتا تہا۔ غرضیکہ یہ حالت تھی۔ ان لوگونکی جن کی بستیون کا اب خداوند تعالے نے نام ونشان مٹا دیا۔ یہ علاقہ بھی پہاڑی ہے۔ یہان بھی تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے۔ گویا عذاب فوق عذاب کا نمونہ ہے۔ اب انکے واسطے یہان سے اور دوسرے مقامات سے خیمے بھیجے گئے ہین۔ یہان ہمارے تین احمدی بھائی تھے۔ وہ تینون حضرت صاحب کی دعاؤن کی طفیل بچگئے۔ یہ حیرانی کی بات ہے اور مین جانتا ہون کہ یہ خداوند تعالے علیم وخبیر کیطرف سے مقدر تہا۔ کہ اس ضلع کانگڑہ مین جو اتنا غضب ہلاکت ہوا ہے۔ ہماری جماعت کا ایک احمدی بھی نشانۂ موت نہین ہوا۔ الحمد للہ علے ذالک

(باقی آئندہ)

## مین مسلمان ہوگیا

یہ عجیب وغریب کتاب اختیار الاسلام یا مین مسلمان ہوگیا۔ بفضلہ تعالی بہت مقبول ہوئی ہے۔ گو بزرگان دین حضرۃ مولوی نورالدین ومولوی عبدالکریم ومولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اسکو مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب بذاتہ اس لئے بے نظیر ہے۔ کہ اس کا نام خاص خالق ارض وسما نے اپنے خاص الہام وکلام سے رکھا۔ گویا جو کچھ اس مین لکھا ہے اسکو خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہر ایک احمدی وغیر احمدی کیلئے ازبس ضروری ہے۔ اس لئے اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ کوئی صاحب جسے آریون اور مخالف مولویون سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہ جاوے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ عبدالغفور مرتد المعروف دہرمپال کی کتاب تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ بفضلہ تعالے آریہ سماج کو اس سے ہولناک ضرر پہنچیگا یعنی فائدہ ہوگا۔ تمام درخواستین بنام ماسٹر عبدالرحمان قادیان آئین

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔